احکامِ شریعت
امام اہلسنت اعلیٰحضرت احمد رضا خان بریلوی
علیہ الرحمۃ
شبیر برادرز اردو بازار لاہور

مسلکِ اہلسنت کے مطابق روزمرہ شرعی مسائل کا مستند مجموعہ

تینوں حصے مکمل معہ ملفوظات

تصنیف لطیف

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی قادری قدس سرہ العزیز

دیباچہ و موضوع بندی

علامہ عالم فقری

شبیر برادرز

۴۰۔ بی اردو بازار لاہور

نام کتاب ——— احکام شریعت (مکمل تین حصے)
نام مصنف ——— اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی
ترجمہ عربی ——— محمد اول قادری چشتی
دیباچہ سوانح مصنف ——— عالم فقری
تعداد طبع اول ——— ایک ہزار
سال طباعت ——— ۱۹۸۴ء
زیر نگرانی ——— جناب حاجی انور اختر صاحب
ناشر ——— شبیر برادرز
اردو بازار لاہور
قیمت ——— ۵۷/- روپے
مطبوعہ ——— خادم پرنٹرز اردو بازار لاہور

الجواب

یہ کلمات اگر اُس شخص نے دل سے کہے جب تو اُس کا کفر صریح ظاہر و واضح ہے
جس میں کسی جاہل کو بھی تامل نہیں ہو سکتا اسلام کی حقانیت میں اُس کو شبہہ ہے کفر کی
طرف مائل بلکہ اُس کا مشتاق اور اُس کے لیے اپنے آپ کو بے چین بناتا ہے کفر کی
عزت و فخر اور سرفرازی کہتا ہے تو اُس کے شکوک رفع ہوں یا نہ ہوں وہ آریہ بنے
یا نہ بنے اسلام سے تو اس وقت نکل گیا والعیاذ باللہ تعالیٰ اور اگر دل میں ان باتوں
کو جھوٹ جانتا ہے آریہ کو دھوکہ دینے کے لیے ایسے الفاظ استعمال کیے ہیں تو
اوّل تو یہ دھوکہ کا عذر محض جھوٹ باطل ہے اور بفرض غلط اگر ہو بھی تو دھوکہ دینا
کیا ضرور ہے اور بفرض غلط ضرور بھی ہو تو وہ اکراہ تک نہیں پہنچ سکتا واحد قہار
عزجلالہ نے صرف اکراہ کا استثناء فرمایا۔ الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان
بہر حال اُس کو واعظ بنانا حرام اُس کا وعظ سننا ناجائز اُس کو امام بنانا حرام اُس کے
پیچھے نماز باطل رہا امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے مرتبہ کو شان حضور
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برابر کہنا اُس کے کفر صریح وارتداد خالص ہونے میں
کسی رافضی کو کلام نہیں ہو سکتا نہ کہ اہل سنت جن کا ایمان یہ ہے کہ کسی غیر نبی کو کسی
نبی کا ہمسر کہنے والا کافر ہے۔ ایسے شخص کے جتنے معاون ہیں وہ سب بھی اُسی کے حکم
میں ہیں مارہرہ شریف کے صاحبزادوں میں ایسے تاریک ناپاک گندے خیالوں کا کوئی
شخص معلوم نہیں خصوصاً عالم ظاہراً اُس نے یہ انتساب محض جھوٹ طمعہ پر کیا اور اگر
بالفرض صحیح بھی تھا تو اب جھوٹ ہو گیا۔ قال اللہ تعالیٰ انہ لیس من اھلک انہ عمل
غیر صالح ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۔ حق حاصل کرنا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اِس مسئلہ میں کہ اپنا حق حاصل کرنے کے لیے جھوٹی
بات کہنا کہاں تک جائز ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب

اپنا حق مُردہ زندہ کرنے کے لیے پہلو دار بات کہنا جس کا ظاہر دروغ ہو اور واقع
میں اُس کے سچے معنے مراد ہوں اگرچہ سننے والا کچھ سمجھے بلا شبہہ باتفاق علماء دین میں

جائز اور احادیث صحیحہ سے اُس کا جواز ثابت ہے جبکہ وہ حق بے اس طریقہ کے ملنا میسر نہ ہو ورنہ یہ بھی جائز نہیں پہلو دار بات یوں مثلاً ظالم نے ظلما اس کی کسی چیز پر قبضہ مخالفانہ اس مدت تک رکھا جس کے باعث انگریزی قانون میں تمادی عارض ہو کر حق ناحق ہو جاتا ہے مگر مخالف کے پاس اپنے قبضہ کا کاغذی ثبوت نہیں اُس کے بیان پر رکھا گیا اگر یہ اقرار کیے دیتا ہے کہ واقعی مثلاً بارہ برس سے میرا قبضہ نہیں تو حق جاتا اور ظالم فتح پاتا ہے لہذا یوں کہنے کی اجازت ہے کہ ہاں میرا قبضہ رہا ہے یعنی زمانہ گزشتہ اور زیادہ تصریح چاہی جائے تو یوں کہہ سکتا ہے کہ آج تک میرا قبضہ چلا آیا اور نیت میں لفظ آیا کو کلمہ استفہام لے جیسے کہتے ہیں آیا یہ بات حق ہے یعنی کیا یہ بات حق ہے تو استفہام انکاری کے طور پر اس کلمہ کا یہ مطلب ہوا کہ کیا آج تک میرا قبضہ چلا یعنی ایسا نہ ہوا بلکہ میرا قبضہ منقطع ہو کر مخالف کا قبضہ ہو گیا۔ یا یوں کہے کل تک برابر میرا قبضہ رہا آج کا حال نہیں معلوم کہ کچہری کیا حکم دے اور لفظ کل سے زمانہ قریب مُراد لے جیسے نوجوان لڑکے کو کہتے ہیں کل کا بچہ ہے حالانکہ اس کی عمر بیس" بائیس" سال کی ہو اسی معنی پر قیامت کو روز فردا کہتے ہیں کل آنے والی ہے یعنی بہت نزدیک ہے یا مخالف کے قبضہ کی نسبت سوال ہو تو کہے اُس کا قبضہ کبھی نہ تھا یا کبھی نہ ہوا اور مراد یہ لے کہ کبھی وہ وقت بھی تھا کہ اُس کا قبضہ نہ تھا زیادہ تصریح درکار ہو تو کہے اُس کا قبضہ اصلا کسی وقت ایک آن کو بھی نہ ہوا نہ ہے اور معنی یہ لے کہ حقیقی قبضہ ہر شے پر اللہ عزوجل کا ہے دوسرے کا قبضہ ہو ہی نہیں سکتا غرض جو شخص تصرفات الفاظ و معانی سے آگاہ ہے سو پہلو نکال سکتا ہے مگر ان کا جواز بھی صرف اسی حالت میں ہے جب یہ واقعی مظلوم ہے اور بغیر ایسی پہلو دار بات کے ظلم سے نجات نہیں مل سکتی ورنہ اوپر مذکور ہوا کہ یہ بھی ہرگز جائز نہیں۔

اب رہی یہ صورت کہ جہاں پہلو دار بات سے کام نہ چلے وہاں صریح کذب بھی دفع ظلم و احیاء حق کے لیے جائز ہے یا نہیں اس بارہ میں کلمات علماء مختلف ہیں بہت روایات سے اجازت نکلتی اور بہت اکابر نے منع کی تصریح فرمائی ہے تحقی الوسع احتیاط اُس سے اجتناب میں ہے اور شاید قول فیصل یہ ہو کہ اُس ظلم کی

ندت اور کذب کی مصیبت کو عقل سلیم و دین قویم کی میزان میں تولے جدھر کا پلہ
الب پائے اُس سے احتراز کرے مثلاً اس کا ذریعہ رزق تمام وکمال کسی ظالم نے
مین لیا اب اگر نہ لے تو یہ اور اس کے اہل وعیال سب فاقے مریں اور وہ بے کذب
صریح مل نہیں سکتا تو اُس ناقابل برداشت ظلم اشد کے دفع کو اُمید ہے کہ غلط
بات کہہ دینے کی ہو اجازت ہو اور اگر کسی مالدار شخص کے سو دو سو روپے کسی
نے دبا لیے صریح جھوٹ کی اجازت اُسے نہ ہونی چاہیے کہ جھوٹ کا فساد زیادہ
ہے اور اتنے ظلم کا تحمل اس مالدار پر ایسا گراں نہیں حدیث سے ثابت اور فقہ
کا قاعدہ مقررہ بلکہ عقل ونقل کا ضابطہ کلیہ ہے کہ:

من ابتلی ببلیتین اختار اھونھما۔ — جو شخص دو بلاؤں میں گرفتار ہو اُن میں جو آسان ہے اُسے اختیار کرے۔

ھٰذا ما عندی والعلم بالحق عند ربی۔

ترجمہ: یہ میرے نزدیک ہے اور حق بات یہ ہے کہ صحیح علم میرے رب کے پاس ہے۔

درمختار میں ہے:

الکذب مباح لاحیاء حقه ودفع الظلم عن نفسه والمراد التعریض
لان عین الکذب حرام قال وھو الحق قال تعالیٰ قتل الخراصون۔
الکل من المجتبیٰ وفی الوھبانیة قال ؎
وللصلح جاز الکذب او دفع ظالم واھل لترضی والقتال لیظفروا

ترجمہ: اور صلح کرانے کے لیے جھوٹ بولنا اور ظالم کو ٹالنے کے لیے جائز ہے اور راضی نامہ کرنے
کے لیے اور جنگ میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے جائز ہے۔

ردالمحتار میں ہے:

الکذب مباح لاحیاء حقه کالشفیع یعلم بالبیع باللیل فاذا اصبح
یشھد و یقول علمت الاٰن وکذا الصغیرة تبلغ فی اللیل و تختار
نفسھا من الزوج وتقول رایت الدم الاٰن واعلم ان الکذب قد
یباح وقد یجب والضابطة فیه کما فی تبیین المحارم وغیرہ عن الاحیاء
ان کل مقصود محمود یمکن التوسل الیه بالصدق والکذب جمیعا
فالکذب فیه حرام وان امکن التوسل الیه بالکذب وحدہ فمباح ان

ابیح تحصیل ذلک المقصود وواجب ان وجب کما لو رأی معصوما اختفی من ظالم یرید قتلہ وایذاءہ وفالکذب ھنا واجب وکذا لوسالہ عن ودیعۃ یرید اخذھا یجب انکارھا ومھما کان لایتم مقصود حرب او اصلاح ذات البین اواستمالۃ قلب المجنی علیہ الا بالکذب فیباح فی لوسالہ سلطان عن فاحشۃ وقعت منہ سرا کزنا اوشرب فلہ ان یقول مافعلتہ لان اظہارھا فاحشۃ اخری ولہ ایضا ان یکرہ سراخیہ وینبغی ان یقابل مفسدۃ الکذب بالمفسدۃ المرتبۃ علی الصدق فان کانت مفسدۃ الصدق اشد فلہ الکذب وان بالعکس اوشک حرم وان تعلق بنفسہ استحب ان لایکذب وان تعلق لغیرہ لم تجز المسامحۃ لحق غیرہ والحزم ترکہ حیث ابیح۔

نیز اُس میں اور حاشیۂ طحطاویہ میں ہے:

قولہ جاز الکذب قال الشارح ابن الشحنۃ نقل فی البزازیۃ ان اراد بہ المعاریض لا الکذب الخالص۔

اُسی میں ہے:

حیث یباح التعریض لحاجۃ لایباح بغیرھا لانہ یوھم الکذب وان لم یکن اللفظ کذبا الخ۔

حدیقہ ندیہ میں ہے:

یکرہ التعریض کراھۃ تحریم بدون الحاجۃ الیہ اھ باختصار

طحطاوی میں ہے:

قالت عند القاضی ادرکت الآن وفسخت فالقول لھا لانھا قادرۃ علی انشاء الرد ولایشترط ان یکون حالۃ البلوغ حقیقۃ بل لوکان باخبارھا کذبا انہ بلغت الآن وقیل لمحمد کیف یصح وھو کذب لانھا انما ادرکت قبل ھذا الوقت فقال لا تصدق بالاسناد مجاز لھا ان تکذب کیلا یبطل حقھا اھ وانما یسوغ لھا ذلک اذا کانت اختارت عند البلوغ بالفعل واخذ من ذلک جواز الکذب لاحیاء الحق وھی منصوصۃ۔

خلاصہ و ہندیہ میں ہے:

ان رات الدم فی اللیل تقول فسخت النکاح وتشھد اذا اصبحت و تقول انما رأیت الدم الاٰن لانھا تصدق ان تقول رأیت الدم فی اللیل و فسخت ذکرہ فی مجموع النوازل قال رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ان کان ھذا کذبا لکن الکذب فی بعض المواضع مباح۔

بزازیہ ونہر میں ہے:

لیس ھذا بکذب محض بل من قبیل المعاریض المسوغة لاحیاء الحق کانہ الفعل الممتد لدوامہ حکم الابتداء والضرورة داعیة الی ھذا الی غیرہ اھ

طحطاویہ میں ہے:

قلت لا یظھر بعد التقیید بالاٰن انہ من المعاریض بل من محض الکذب الخ

رد المحتار میں ہے:

حاصلہ انھا بقولھا بلغت الاٰن انی الاٰن بالغة لئلا یکون کذبا صریحا الخ

اقول ووجہ اٰخر وھو ارادة القرب بقولہ الاٰن کما قدمت فی صدر الجواب۔

اشباہ میں ہے:

الکذب مفسدة محرمة وھی متی تضمن جلب مصلحة تربو علیہ جاز الخ

غمز العیون میں ہے:

فی البزازیة یجوز الکذب فی ثلثة مواضع فی الاصلاح بین الناس وفی الحرب ومع امرأتہ قال فی ذخیرة اراد بھا المعاریض لا الکذب الخالص اومثلہ فی اواخر الحیل عن المبسوط۔

ترجمہ: بزازیہ میں ہے جھوٹ تین جگہ بولنا جائز ہے۔ ۱۔ لوگوں میں صلح کراتے وقت ۲۔ جنگ میں ۳۔ اپنی بیوی سے۔ ذخیرہ میں کہا ان جگہوں پر معاریض مراد ہے نہ کہ خالص جھوٹ یا اس کے مثل حیلہ

طریقہ محمدیہ میں ہے:

یجوز الکذب فی ثلث وما فی معناھا ھات عن اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالٰی عنھا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یحل الکذب الا فی ثلث رجل کذب امرأتہ لیرضیھا ورجل کذب فی الحرب فان الحرب خدعة

ورجل كذب بين مسلمين ليصلح بينهما وزاد في رواية عن ام كلثوم رضي الله تعالى عنها والمرأة تحدث زوجها والحق بهذه الثلث دفع ظلم الظالم واحياء الحق وقيل المباح في هذه المواضع التعريض لما الكذب فحرام لا يحل بحال اه

ترجمہ: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھوٹ حلال نہیں سوائے تین جگہ کے۔ مرد اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے بولے۔ اور آدمی جنگ میں جھوٹ بولے۔ بیشک جنگ دھوکہ ہے اور مسلمانوں صلح کرانے کے لیے جھوٹ بولے۔ حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہا کی روایت میں یہ ہے کہ عورت اپنے خاوند سے بولے۔ اور ظالم کے ظلم کو رفع کرنے کے لیے۔ اور حق کو زندہ کرنے کے لیے۔ اور بعض نے کہا مباح ہے ان جگہوں میں تعریض ہے لیکن مطلق جھوٹ حرام ہے کسی حال میں بھی حلال نہیں۔

عن ام كلثوم رضي الله تعالى عنها قالت قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ليس الكذاب الذي يصلح بين الناس ويقول خيرا وينمي خيرا۔

فرمایا: بان يقول الاصلاح مثلاً بين زيد وعمرو يا عمرو يسلم عليك زيد ويحمدك ويقول انا رجه وكذلك يجئ الى زيد ويبلغه من عمرو مثل ما سبق۔

ترجمہ: حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہا نے فرمایا لوگوں میں صلح کرانے کے لیے جو جھوٹ بولا جائے وہ جھوٹ نہیں بھلائی کے لیے کہتا ہے اور بھلائی کی اُمید کرتا ہے اصلاح کے لیے کہے درمیان زید اور عمرو کے۔ اے عمرو زید نے تجھے سلام کہا ہے اور اس نے تیری تعریف کی ہے اور کہتا تھا میں اس سے راضی ہوں اور ایسے ہی عمرو سے زید کے متعلق کہے۔

عمدۃ الباری شرح بخاری میں ہے:

فيه اى في الحديث الجمل في التخليص من الظلمة بل اذا علم انه لا تخليص الا بالكذب جاز له الكذب الصريح وقد يجب في بعض الصور بالاتفاق ككونه ينجي نبيا او وليا ممن يريد قتله او لنجاة المسلمين من عدوهم۔ وقال الفقهاء لو طلب ظالم وديعة لانسان ليأخذها غصبا وجب عليه الانكار والكذب في انه لا يعلم موضعها۔

غمز العیون میں اسے نقل کر کے فرمایا: فليحفظ

شیخ محقق ترجمہ مشکوٰۃ میں زیر حدیث مذکور فرماتے ہیں:

یکے از مواضع کہ دروغ گفتن دراں رواست اصلاح ذات البین ست صلح دادن و دور کردن نزاع وعداوت کہ میان دوکس ست دیکے دیگر ازاں مواضع کہ دروغ گفتن دراں جائزست نگاہ داشت بر خون و مال کسے ست کہ بناحق میبرد و دروغ گفتن بازن بقصد اصلاح در رضائے وے نیز جائز داشتہ چنانکہ گوید ترا دوست میدارم ہر چند ندارد۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۸۱۔ حصول حقوق کیلئے زبردستی کرنے کے احکامات

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اپنے حق کے وصول کے لیے چھینا جھپٹی زبردستی دبا لینا وامثالہا امور جائز ہیں یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب

عین حق یا جنس حق کے لیے اجازت ہے جبکہ فتنہ نہ ہو اور اُس پر کذب کا قیاس مع الفارق ہے کہ یہاں غصب ونہب کی صورت ہے حقیقت نہیں کہ حقیقۃً اپنا حق لیتا ہے اور کذب ہوگا تو حقیقۃً ہوگا کما لایخفیٰ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۱۸۲۔ فقہی مسائل میں غیر مسلک علماء کی سند

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ مولانا عبد المقتدر صاحب بدایونی کی خدمت میں میں نے اپنے جواب کو اس لیے پیش کیا تھا کہ اگر صحیح ہو تو یہی رہے اُس وقت تک میں نے جو جواب لکھا تھا وہ صرف بحوالہ و سند احیاء العلوم تھا حضرت مولٰنا نے فرمایا کہ احیاء العلوم سے جواب کافی نہیں فقہ سے لکھو اور کچھ نہ فرمایا۔ فقہ میں جو دیکھا تو اس میں بھی احیاء العلوم کی سند موجود ہے۔ آیا احیاء العلوم وغیرہ امثالہا سے سند لانا اور غیر مذہب کے علماء سے سند لانا صحیح ہے یا نہیں اگر ہے تو کس قسم کے مسائل میں اکثر یہ لوگ اعتراض کر بیٹھتے ہیں کہ حنفی کو اپنی فقہ سے ہی سند ضرور ہے۔ علماء احناف اہل سنت جو اپنی کتب مناظرہ وغیرہ میں دوسرے علماء اور ان کی کتب یا تصوف وغیرہ علوم کی کتب سے سند دے دیتے ہیں وہ معاذ اللہ خاطی ہیں۔ بینوا توجروا۔